سوال

شادی کے بعد مؤجل مہر کو اور زیادہ کرنے کا حکم

جواب

لحمد للہ.

ں :

لامیہ میں مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ اس سے زائد اور کم نہ جائے، چاہے مہر معجل یا غیر معجل ہو، لیکن شریعت میں مہر کم رکھنے اور مہر میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے.

سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"مہر زیادہ ہونے کی حد میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے" انتہی

یۃ (160/39).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

ذکر کرنا نکاح کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے، اس لیے اگر کسی عورت کے ساتھ مہر ذکر کیے بغیر نکاح کر لیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس عورت کے لیے مہر مثل دینا واجب ہوگا، کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو قیمت ہو علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ مہر بن سکتی ہے"

ء (53/19).

اد (178/5) اور سوال نمبر (10525) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

م :

بر (20154) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ اصل یہی ہے کہ عورت نے جتنے مہر کا نام لیا ہے مرد کو اس کا التزام کرنا ہوگا، اور اگر وہ اس کے خلاف یا اس سے کم یا زیادہ پر دونوں راضی ہوتے ہیں تو یہ جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کر لینے کے بعد آپس میں راضی ہو جاؤ النساء (24).

م :

بر (84005) کے جواب میں بیان ہوا ہے کہ وہ مہر مؤجل جو عورت خاوند کی موت یا طلاق کی بنا پر علیحدگی کے بعد حاصل کرتی ہے پر زکاۃ نہیں؛ کیونکہ وہ حالت زوجیت میں مہر مؤجل کا مطالبہ نہیں کر سکتی، لیکن اگر وہ احتیاط کرتے ہوئے مہر لینے کے بعد ایک سال کی زکاۃ ادا کر دے تو یہ بہتر ہوگا.

یں بیان کردہ کی بنا پر اگر خاوند ایسا کرنے پر راضی ہوتا ہے تو انیس مثقال سے ایک سو مثقال مہر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ مہر مؤجل اپنے قبضہ میں کرنے تک آپ پر زکاۃ نہیں ہوگی، جب آپ اپنے قبضہ میں کریں تو ایک سال کی زکاۃ ادا کر دیں.

نصیحت کرتے ہیں کہ جب آپ کا مہر آپ کے علاقے کی لڑکیوں جیسا ہو تو آپ کے لیے اس مہر سے زیادہ طلب کرنے کا حق نہیں، لیکن اگر خاوند اپنی رضامندی و خوشی سے وہ ایسا کرنے پر تیار ہو، اور آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں، کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ لوگوں کے حالات اور

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

182895